رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

ہ۔ قرآن مجید میں ہے: اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت تو ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو اس (جرم) کی سزا میں جو ان دونوں نے کمایا۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 68 سے پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 66 تا 67 سے (حق دار ٹھہرے گا۔) پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ج۔ صفحہ 69 سے دھوکا دہی کے بارے میں پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

باب پنجم: حسن معاملات و معاشرت

(1) حقوق العباد

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) عبد کی	(ب) حقوق العباد	(ج) چھے	(د) والدین کے حقوق	(ہ) قطع تعلقی

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ کسی چیز کے یقینی اور لازم ہونے کو عباد، عبد کی جمع ہے۔ اس کا معنی بندہ ہے۔ اس لیے بندوں کی آپس کی ذمہ داریوں کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ اس میں والدین، اولاد، بہن بھائی، رشتہ دار، یتیم، مساکین، مسافر، پڑوسی، ملازمین وغیرہ شامل ہیں۔

ب۔ قرآن مجید میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور آپ کے رب نے حکم فرمایا کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

ج۔ بڑھاپے میں خصوصی طور پر ان کی خدمت کی جائے کیونکہ اس وقت ان کی قوت حافظہ اور قوت برداشت کم ہو جاتی ہے، وہ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں اور خلاف طبیعت بات کو برداشت نہیں کرتے۔

د۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھے حق ہیں۔ جب اسے ملے تو سلام کرے۔ جب وہ دعوت دے تو دعوت قبول کرے۔ جب مشورہ کرے تو اچھا مشورہ دے۔ جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اسے جواب دے اور جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے اور جب وفات پائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے۔ (صحیح مسلم:5651)

ہ۔ رشتے داروں سے حسن سلوک کرنا چاہیے۔ ضرورت کے وقت ان کی مدد کرنی چاہیے۔ مصیبت اور تکلیف میں ان کا ساتھ دینا چاہیے۔ خوشی کے مواقع میں ان کی خوشیوں میں شریک ہونا چاہیے۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 71 سے پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 72 سے پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ج۔ صفحہ نمبر 73-74 سے صلہ رحمی کے فوائد اور قطع رحمی کے نقصانات پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

(2)عدل واحسان

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف)احسان	(ب)حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو	(ج)برابر تقسیم کرنا	(د)عدل پر	(ہ)احسان کا

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ عدل کا لفظی معنی کسی چیز کو اس کے اصل مقام پر رکھنا اور کسی بوجھ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرنا ہے۔ اصطلاح میں حق دار کو اس کا حق بغیر کمی و بیشی کے ادا کرنا عدل کہلاتا ہے۔

ب۔ احسان کے لغوی معنی بھلائی کرنے اور کسی کام کو عمدہ طریقے سے سرانجام دینے کے ہیں۔ اصطلاح میں احسان یہ ہے کہ کسی کو اس کے حق سے بڑھ کر دیا جائے۔

ج۔ معاشرے سے لڑائی جھگڑے اور فتنوں کا خاتمہ ہوگا اور معاشرے میں تعاون، ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات پروان چڑھیں گے۔

د۔ قرآن مجید کی سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

ہ۔ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ یہ شاعر تھے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے شان اقدس میں گستاخانہ شعر کہتے تھے، جس کی وجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو بہت تکلیف پہنچتی۔ جب ابوسفیان اسلام قبول کرنے کے لیے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کے طرز عمل کی وجہ سے ان سے رخ انور پھیر لیا مگر ان کے معافی مانگنے پر نہ صرف انھیں معاف فرمادیا بلکہ ان کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک فرماتے رہے۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ عدل کا لفظی معنی کسی چیز کو اس کے اصل مقام پر کھنا اور کسی بوجھ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرنا ہے۔ اصطلاح میں حق دار کو اس کا حق بغیر کمی و بیشی کے ادا کرنا عدل کہلاتا ہے۔ احسان کے لغوی معنی بھلائی کرنے اور کسی کام کو عمدہ طریقے سے سرانجام دینے کے ہیں۔ اصطلاح میں احسان یہ ہے کہ کسی کو اس کے حق سے بڑھ کر دیا جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا۔

عدل واحسان سیرت طیبہ کا انتہائی ممتاز پہلو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ہر معاملے میں لوگوں کے ساتھ عدل و احسان کا معاملہ فرمایا۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ زیادتیاں کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی احسان کا معاملہ فرمایا۔

ب۔ عدل واحسان سیرت طیبہ کا انتہائی ممتاز پہلو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ہر معاملے میں لوگوں کے ساتھ عدل و احسان کا معاملہ فرمایا۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ زیادتیاں کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی احسان کا معاملہ فرمایا۔ فتح مکہ کے موقعے پر جب اہل مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے تھے، تب بھی آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ان سے انتقام نہ لیا بلکہ احسان کا معاملہ فرماتے ہوئے ان سے درگذر کیا۔ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ یہ شاعر تھے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے شان اقدس میں گستاخانہ شعر کہتے تھے، جس کی وجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو بہت تکلیف پہنچتی۔ جب ابوسفیان اسلام قبول کرنے کے لیے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کے طرز عمل کی وجہ سے ان سے رخ انور پھیر لیا مگر ان کے معافی مانگنے پر نہ صرف انھیں معاف فرمادیا بلکہ ان کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک فرماتے رہے۔

ج۔ صفحہ 73 سے آخری پیرا گراف پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

باب اوّل: قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم

(ب) حفظِ قرآن مجید



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

(ہ) دعائیں (زبانی)

صبح وشام کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(سنن ترمذی:3388)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ. (سورۃ المؤمن:55)

ترجمہ: اور صبح شام اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم اللہ کی یاد میں ہر وقت مصروف رہا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم:826)

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جن سے پوچھا: وہ کون سی چیز ہے جو ہمیں تم سے محفوظ رکھے گی؟اس جن نے جواب میں کہا آیت الکرسی۔اگر تم اسے صبح پڑھو گے تو شام تک ہم سے محفوظ کر دیے جاؤ گے اور اگر شام میں پڑھو گے تو صبح تک ہم سے محفوظ کر دیے جاؤ گے۔(صحیح ابن حبان:784)

صبح و شام کے اذکار کے بے شمار فوائد ہیں۔اذکار روزانہ کی تکلیفوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔اذکار کاموں میں آسانی کا ذریعہ ہے۔اذکار نبی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کا ہمارے لیے اسوہ ہے۔اذکار اللہ کی ہزار ہا نعمتوں پر شکر کا ذریعہ ہے۔اذکار اللہ سے وعدہ اور عہد کی تجدید ہے۔اذکار روحانی غذا ہے جس سے تھکان، بزدلی، عدم سکون وغیرہ سب دور ہو جاتے ہیں۔اذکار سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ دنیا چند روزہ ہے اور آخرت کی زندگی ہی باقی رہنے والی ہے۔اذکار سے توحید الوہیت کا قیام اور شرک پر کاری ضرب ہے۔اذکار اللہ پر توکل اور معبودان باطل سے بیزاری کا اعلان ہے۔اذکار شیطان کے وسوسوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔اذکار ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے اللہ کی طرف سے۔اللہ مسبب ہے اور یہ مشروع اسباب میں سے ہے۔

صبح کے اذکار کا وقت: فجر کی نماز کے بعد سے سورج طلوع ہونے سے پہلے تک اور شام کے اذکار کا وقت: عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے غروب ہونے سے پہلے تک ہے۔لیکن اگر کوئی ان اوقات میں پڑھنا بھول جائے یا کوئی عارضہ پیش آجائے تو صبح کے اذکار سورج طلوع ہونے کے بعد بھی اور شام کے اذکار سورج غروب ہونے کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں کیونکہ اس معاملہ میں گنجائش ہے اور سختی نہیں کی گئی۔

بیماری سے بچنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ (سنن ابی داؤد:1554)

ترجمہ: اے اللہ! میں برص، پاگل پن، کوڑھ اور تمام بُری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

دنیا دار الامتحان ہے، جس طرح ایمان سے محروم انسان کو ابتلا و آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے، اسی طرح صاحبِ ایمان کے لیے بھی ابتلا و آزمائش مقدر ہوتی ہے، اسلام کا تصور یہ ہے کہ بیماری اور شفا اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔بیماری مومن کے لیے امتحان و آزمائش ہے۔دنیا میں آزمائشیں بخشش اور مغفرت کے لیے آتی ہیں، حقیقت میں بیماری ایک نعمت ہے، گناہوں کے لیے کفارہ اور رفع درجات کا سبب ہے۔بیمار کو اللہ اور بندوں سے معافی تلافی اور حقوق کی ادائیگی کے لیے ایک موقع دیا جاتا ہے۔حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال نرم و نازک پودے کی سی ہے، جس کو ہوائیں ادھر سے ادھر جھکاتی رہتی ہیں، منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے، جس کی جڑیں زمین میں نہایت مضبوط ہوتی ہیں، ہوائیں اس کو اِدھر اُدھر جھکا نہیں سکتیں؛ یہاں تک کہ اس کو یکبارگی اکھاڑ دیا جاتا ہے۔(صحیح بخاری) یعنی مومن کو غفلت سے بیدار کرنے اور اس کی اخروی ترقی کے لیے بار بار آزمائشیں آتی رہتی

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

ہیں، منافق اور بے ایمان کو مہلت دی جاتی ہے اور وہ غفلت کی زندگی میں مست ہوتا ہے؛ یہاں تک کہ اچانک اس کو موت آجاتی ہے، یا اس پر کوئی عذاب نازل ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس کے لیے توبہ، استغفار اور گناہوں سے معافی تلافی کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میری عزت اور جلال کی قسم! میں کسی شخص کو جس کی میں مغفرت کرنا چاہتا ہوں، اس کو دنیا سے نہیں نکالتا؛ یہاں تک کہ بدنی بیماری اور رزق کی تنگی میں مبتلا کر کے اس کی گردن پر موجود گناہوں سے اس بندے کو پاک وصاف نہ کر دوں۔ (مشکوۃ المصابیح) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو بیماری، یا کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس تکلیف اور بیماری کی وجہ سے اس مسلمان کے گناہوں کو اس طرح (تیزی سے) گراتے ہیں، جس طرح درخت (موسم خزاں میں) اپنے سوکھے پتوں کو (تیزی سے) گراتا ہے، یعنی مسلمان کم وقت میں اپنے تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

مریض کی عیادت کی دعا

أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

(صحیح بخاری:5675)

ترجمہ: اے لوگوں کے رب! بیماری دور فرما دے، شفا عطا فرما دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کہیں شفا نہیں ہے۔ ایسی شفا عطا فرما جس میں بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

جب آپ کسی بیمار کا حال پوچھنے کے لیے جائیں تو اس کے لیے درج ذیل دعا کریں:

لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ (صحیح بخاری: 5662)

ترجمہ: کوئی فکر نہیں اگر اللہ نے چاہا (یہ مرض) گناہوں سے پاک کرنے والا ہوگا۔

عیادت اور مزاج پرسی سے آپسی تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے، ایک دوسرے کے لیے ہمدردی اور غم خواری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، مریض، اس کے اہل خانہ اور رشتہ داروں کے دل میں عیادت کرنے والے کی محبت پیدا ہوتی ہے اور اتحاد ویگانگت کی ایک اچھی فضا قائم ہوتی ہے، گویا سماجی اور دینی دونوں ضرورتیں اس سے پوری ہوتی ہیں، اگر بیماری کے علم کے باوجود مریض کی عیادت نہ کی جائے اور اس کی طرف بالکل توجہ نہ دی جائے، تو آپس میں عداوت، کدورت اور نفرت اور کم از کم بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔ عیادت مسلمان کا حق ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کے جواب پر ''یرحمک اللہ'' کہنا۔ (صحیح بخاری) اسلام نے بیمار پُرسی اور تیمارداری کو گناہوں کی بخشش اور

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

درجات کی بلندی کا ذریعہ بتایا ہے، کسی بھی بیمار کی عیادت کو اللہ تعالیٰ کی عیادت کے مترادف بتلایا گیا، اللہ تعالیٰ کی ذات اگرچہ ہر بیماری سے پاک ہے، اُسے کوئی بیماری و تکلیف ہر گز ہر گز لاحق نہیں ہو سکتی؛ لیکن عیادت کی فضیلت اجاگر کرنے کے لیے اس طرح کی مثال بیان کی گئی؛ چناں چہ حدیثِ قدسی میں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا، تو نے میری عیادت نہیں کی، وہ کہے گا: اے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کرتا؛ حالاں کہ تو رب العالمین ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی، اگر تو اس کی عیادت کرتا، تو تو مجھے اس کے پاس پالیتا۔ (صحیح مسلم) مریض دوست ہو، یا دشمن، امیر ہو، یا غریب عیادت کو سنت، اخلاقی فریضہ اور مسلمان کا حق سمجھ کر ناچاہیے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی عیادت جاتا ہے، تو واپس ہونے تک وہ جنت کے باغات میں ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم) یعنی عیادت کرنے والا جب سے عیادت کے لیے نکلتا ہے، تو واپس ہونے تک اس طرح ثواب کو حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے، جس طرح جنتی جنت کے باغات میں پھل توڑنے میں لگا رہتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے، یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کرے، تو آسمان سے ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ تم نے اچھا کیا، تمھارا (عیادت و ملاقات کے لیے) چلنا مبارک ہے اور تم نے (عیادت کرکے) جنت میں اپنے لیے ٹھکانہ بنالیا۔ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ مریض کے ساتھ ہم دردی اور غم خواری کرے، اس کے احوال پوچھے اور جہاں تک ہو سکے، اس کا تعاون کرے، اسی کو عربی زبان میں عیادت کہا جاتا ہے، عیادت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ بیمار کی مزاج پرسی کی جائے، یا تیمارداروں سے اس کے احوال معلوم کر لیے جائیں، عیادت کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ مریض کے ساتھ مکمل غم خواری کی جائے، یعنی بیمار کے پاس پیسے کی کمی ہے اور اللہ نے وسعت دی ہے، تو پیسوں کے ذریعے اس کا تعاون کریں؛ تاکہ صحیح علاج کیا جا سکے، اگر خدمت کی ضرورت ہو، تو خدمت کی جائے، صحیح ڈاکٹر کی رہنمائی کی جائے، اپنے علم کے اعتبار سے صحیح اور مفید مشورے دیئے جائیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

(3)اسلام میں رفاہِ عامہ کی اہمیت

1۔درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف)رفاہ عامہ	(ب)حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے	(ج)تعاون	(د)بہترین	(ہ)حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ رفاہ عامہ سے مراد عوامی فلاح و بہبود کے کام اور وہ منظم تدابیر ہیں جن کے ذریعے سے انسانی زندگی کو بہتر بنانا اور ترقی دینا مقصود ہوتا ہے۔

ب۔ قرآن مجید میں ہے: نیکی اور پرہیز گاری کے کام میں باہم تعاون کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی الہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کی ضروریات کے خیال سے راتوں کو گلیوں میں گشت کیا کرتے اور لوگوں کی ضروریات پوری کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگون کی فلاح و بہبود کے لیے تعلیم و تربیت، صحت، انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا۔ افواج، ڈاک اور سیکیورٹی وغیرہ کے شعبے قائم کیے۔

د۔ راستوں اور سایہ دار جگہوں کو خراب نہ کیا جائے، زلزلہ، سیلاب اور قحط وغیرہ میں متاثرین کو امدادی سامان اور طبّی سہولیات پہنچانے کا انتظام کیا جائے، کسی غریب اور ضرورت مند کی ضرورروت پوری کی جائے، بھوکے لوگوں کے کھانے پینے کا انتظام کیا جائے۔

ہ۔ رفاہ عامہ کی بدولت معاشرے سے پریشانی ختم ہو گی۔ لوگ آسودہ اور خوش حال ہوں گے۔ ایک دوسرے میں ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور قرب حاصؒ ہو گا۔ لوگوں میں محبت اور باہمی الفت کو فروغ ملے گا۔۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ مکمل سبق پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 80 سے دوسرا اور تیسرا پیرا گراف پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ج۔ صفحہ 80 سے آخری پیرا گراف پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ روزمرہ زندگی میں رفاہ عامہ کی مختلف صورتیں

یہ ایک بہت بڑاالمیہ ہے کہ دنیا میں ایک بڑی تعداد نہ صرف خوف وہراس کی زندگی گزار رہی ہے بلکہ وہ بنیادی سہولیات سے بھی محروم ہے۔ ان طبقات میں غربت اتنی چھائی ہوئی ہے کہ ان کے بچے بنیادی تعلیم سے بھی محروم ہیں۔اکثر لوگ ایسے ہیں جن کو ایک دن میں دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں ہے۔اس کے علاوہ لاکھوں کی تعداد میں فٹ پاتھ پر رہنے والے بچوں کے پاس سر چھپانے کے لیے کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔کروڑوں کی تعداد میں لوگ جھونپڑیوں میں رہتے ہیں جن کو پینے کے لیے صاف پانی بھی میسر نہیں ہے۔پس ماندہ علاقوں میں رفاہ اور دعوت کا کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی مثال ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہونی چاہیے۔آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے پس ماندہ افراد پر خصوصی توجہ دی۔موجودہ زمانے میں، رفاہِ عام کی مختلف سرگرمیوں اور کاموں کے حوالے سے یہ کام توجہ چاہتے ہیں:

اسکالرشپ وغیرہ متعارف کروانا: بہت سی سرکاری اور غیر سرکاری اسکیمیں اور وظائف ہیں، جن سے اکثر مستحق لوگ ناواقف رہتے ہیں۔ان اسکیموں اور اسکالرشپس کو متعارف کروانا بھی ایک اہم کارِ خیر ہے۔اس کے علاوہ غریب طلبہ وطالبات اور مستحقین کو اسکالرشپ فراہم کرنے کے لیے فورم اور ٹرسٹ قائم کیے جائیں۔ان کے لیے مفت کوچنگ سنٹرز کا بھی قیام عمل میں لایا جائے، تاکہ نادار مگر محنتی طلبہ آگے بڑھ سکیں۔

طبّی امداد بہم پہنچانا: دورِ حاضر میں متنوع بیماریوں نے جنم لیا ہے اور کچھ بیماریوں کے علاج پر ۱۰ سے ۱۵ لاکھ تک کا خرچ آجاتا ہے۔سرکاری ہسپتالوں میں ایسے بے سہارا مریضوں کی بھی ایک بڑی تعداد ہوتی ہے جنھیں دوائوں کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔یہ مریض کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزارتے ہیں۔ان کے پاس پہنچنا اور دوائیوں کا انتظام کرنا ایک بڑی نیکی اور انسانی خدمت ہے۔طبّی امداد کے سلسلے میں ایک پہلو یہ ہے کہ جگہ جگہ میڈیکل کیمپوں کا اہتمام کیا جائے، جن سے لوگ بڑی تعداد میں استفادہ کر سکیں۔مزید یہ بھی کہ کلینکل ٹیسٹ کرانے کے لیے دُور دراز اور غریب آبادیوں میں کیمپ لگا کر نمونے اکٹھے کیے جائیں اور مریضوں کی مدد کی جائے۔اسی طرح سے ناگہانی آفات زلزلہ، سیلاب وغیرہ کے موقع پر متاثرین کو امداد وطبّی سہولیات پہنچانے کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔اس موقع پر دینی اداروں اور تنظیموں کو کلیدی کردار ادا کرنا چاہیے، رسمی نہیں۔

تعمیراتی کام: عام انسانوں کی سہولت کے لیے پُل، سڑک، سرائے وغیرہ کی تعمیر کرنا ایک عظیم انسانی خدمت ہے۔ظاہر ہے کہ اس کے لیے بڑے وسائل چاہییں جو عام آدمی کی دسترس میں نہیں ہوتے، لیکن یہ ضرور ہے کہ آپ کے قریب میں اگر کہیں تھوڑی بہت ٹوٹ پھوٹ ہو تو اسے مرمت کرادیا جائے۔اگر اُس وقت یہ نہیں کیا جائے گا تو سڑک کا بڑا حصہ تباہ ہو جائے گا اور تعمیر قسمت سے ہو گی۔اس طرح کا کام کرنا مفادِ

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

عامہ کے لیے مفید ہے۔ عالمِ اسلام میں ان لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو جھونپڑیوں میں زندگی گزارتے ہیں۔ ان مفلوک الحال لوگوں کے لیے ایک ایک دو دو کمروں پر مشتمل مکانات کی تعمیر کا انتظام کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

صفائی اور ماحول کی بہتری کے لیے مہم چلانا: اسلام نے طہارت، اور صفائی پر بے حد زور دیا ہے۔ صرف انفرادی طور پر صاف ستھرے رہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ پورے ماحول کو صاف رکھنے کا حکم دیا ہے اور کہا کہ راستوں کو صاف رکھو اور گندی اور تکلیف دہ چیزوں کو وہاں سے ہٹاؤ، اور اس نوعیت کی خدمات کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے صدقہ میں شمار کیا ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں :اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ۔(ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، حدیث: ۱۱۰۶)۔ اسلام نے پانی کو صاف وشفاف رکھنے کا بھی حکم دیا ہے اور سڑک، سایہ دار درخت، باغ، دریا، تالاب، ندی، نالے اور دریا کے پانی میں پیشاب کرنے اور گندگی پھیلانے سے منع کیا ہے۔ صفائی ستھرائی اور ماحول کو صاف رکھنے کے لیے مہمیں چلانی چاہییں اور یہ مہمیں ہماری دعوت کا حصہ ہونی چاہییں۔

مظلوموں اور کمزوروں کی مدد: مظلوموں، بے کسوں اور کمزوروں کی تعداد روز بروز بڑھتی ہی جارہی ہے اور ان کی حالت روز بروز کمزور ہوتی جارہی ہے۔ ان کا کوئی دستگیر اور پُرسان حال نہیں ہے۔ اس تعلق سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے کیوں کہ مظلوموں کی حمایت کرنا، کمزوروں کی دادرسی اور مفلوک الحال لوگوں کی مدد واعانت کرنا دعوت دین کا جزولاینفک ہے۔

ظلم وجبر کے خلاف متحد ہونا: ظلم وناانصافی ایک ایسا گھناؤنا فعل ہے جس کو دنیا کے ہر مذہب نے ناقابل برداشت ٹھیرایا ہے۔ لیکن اسلام نے اس حوالے سے اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے اور ہر مسلمان کو اس بات کا پابند ٹھیرایا کہ وہ ظلم وناانصافی کو ختم کرنے کے لیے اوّلین فرصت میں قدم اٹھائے۔ اس کے لیے اگر غیر مسلموں سے تعاون بھی کرنا پڑے تو کرنا چاہیے۔ ریاست اور معاشرے کو پُرامن رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ظلم وناانصافی نہ ہو۔ ظلم وجبر کو ختم کرنے کے لیے ایک بہترین مثال 'حلف الفضول' کی ہے، جس میں مختلف قبائل نے یہ طے کیا تھا کہ ظالم کے خلاف مظلوم کی حمایت کریں گے۔

تعلیم کا انتظام کرنا: ایسے بچوں یا افراد کو جو معاشی تنگ دامنی کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ گئے ہوں ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام کرنا دعوت کا ایک اہم حصہ ہے۔ دورِ نبوت میں تعلیم نہ صرف عام بلکہ مفت بھی تھی اور تعلیم پر کسی طبقے کی اجارہ داری قائم نہیں تھی۔ اسلام نے تعلیم حاصل کرنے کو ہر فرد کے لیے لازم قرار دیا اور نہ صرف بچوں، مردوں، عورتوں بوڑھوں بلکہ غلاموں اور لونڈیوں کو بھی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کا حکم دیا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلا کام جو کیا وہ مسجد کی تعمیر ہے۔ اس مسجد میں درس گاہ کی بنیاد بھی رکھی گئی جس کو عربی میں 'صفہ' کہا جاتا ہے۔ یہ ایک کھلی اقامتی درس گاہ تھی، جس میں ہر چھوٹا بڑا تعلیم حاصل کر سکتا تھا۔

کونسلنگ سنٹروں کا قیام: عصر حاضر میں مختلف قسم کے نفسیاتی بیماریوں نے جنم لیا ہے۔ ڈپریشن اور دوسرے قسم کی نفسیاتی بیماریاں بڑھتی جارہی ہیں۔ اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس ہورہی ہے کہ نفسیاتی صلاح کاری کے مراکز قائم کیے جائیں، جہاں سے ذہنی اور اعصابی بیماریوں میں مبتلا مریضوں کا علاج مفت میں کیا جاسکے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

اجتماعی زکوٰۃ کا نظم: اگر مسلمان زکوٰۃ، صدقات اور خیرات کو منظم انداز سے جمع کریں تو غربت اور پس ماندگی کو آسانی سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ رفاہِ عامہ کا یہ ایک منفرد تصور قرآن کریم نے دیا ہے۔ قرآن کریم نے مصارفِ زکوٰۃ میں فقرا، مساکین، مقروضوں، اسیران اور مسافروں کو شامل کیا ہے۔

روزگار کی فراہمی: ایک نوجوان کے لیے مقصد زندگی سے واقفیت بہم پہنچانے کے ساتھ روزگار کا انتظام کرانا بھی بہت عمدہ خدمت ہے۔ اس تعلق سے تحریکات اسلامی، دینی تنظیموں اور اداروں کو سامنے آنے کی ضرورت ہے۔ یہ ادارے اگر وسیع پیمانے پر اسکولوں، کالجوں، ٹیکنکل انسٹی ٹیوٹس وغیرہ کو قائم کریں تو نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کو روزگار مل سکتا ہے۔ روزگار نہ ہونے کی وجہ سے نوجوانوں طبقے کے مایوس افراد چوری، اسمگلنگ، منشیات اور دوسرے غیر قانونی کاموں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ اس لیے نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے مہارتوں سے آراستہ کرنے اور گھریلو صنعتوں میں خدمات کی انجام دہی کی جانب فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ چیز صحت مند معاشرے اور دعوتِ دین کے لیے ایک کارگر ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔

ایسی سرگرمیوں سے مسلمانوں کی خدمت کے ساتھ، معاشرتی امن اور دعوتِ دین کے کاموں کو زیادہ موثر انداز سے ترقی دی جاسکتی ہے۔

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(1) اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	(ب) غم کا سال	(ج) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	(د) 2210	(ہ) اُم رومان

3۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ امہات المومنین سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں۔ قرآن مجید میں ان کو امت کی مائیں کہا گیا ہے۔

ب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اس سال کو عام الحزن قرار دیا ہے جس سال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی۔

ج۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو دو بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

د۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فرمایا: سودہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھا) کے سوا کسی عورت کو دیکھ کر مجھے یہ خیال نہیں آتا کہ اس کے قالب میں میری روح ہوتی۔

ہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا علم و اخلاق کے لحاظ سے بہت بلند رتبہ رکھتی تھیں۔ وہ بے حد فیاض، مہمان نواز اور غریب پرور تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا مسلمانوں کے لیے رشد و ہدایت، علم و فضل اور خیر و برکت کا ایک عظیم مرکز بنی رہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے 2210 احادیث مروی ہیں۔ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی خدمت میں حاضر ہو کر مسائل پوچھا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے علمی کمالات اور دینی خدمات بے شمار ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو دینی علوم کے علاوہ طب، تاریخ اور شعر و ادب سے بھی دلچسپی تھی۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 82-83 سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بارے میں پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 83 سے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بارے میں متن پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ج۔ صفحہ نمبر 84 سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بارے میں متن پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

(2) نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی اولادِ مبارکہ

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا	(ب) تقریباً دس سال	(ج) تین برس	(د) 9 ہجری	(ہ) ابوالقاسم

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی اولاد مبارکہ کے نام ہیں:

بیٹیاں: حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت اُم کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھن

بیٹے: حضرت قاسم، حضرت عبداللہ اور حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنھم

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح یکے بعد دیگرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی دو صاحب زادیوں حضرت ام کلثوم اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے ہوا، اسی نسبت سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔

ج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کے ساتویں روز بچے کا عقیقہ کیا، دو مینڈھے ذبح کیے، بچے کا سر منڈوایا، بالوں کے برابر چاندی صدقہ کی اور نام ابراہیم رکھا۔

د۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بارے میں فرمایا کہ میری بیٹیوں میں زینب بہترین بیٹی ہے جس کو میری وجہ سے ستایا گیا۔

ہ۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا 2 ہجری میں سخت بیمار ہو گئیں اور اسی بیماری میں ان کی وفات ہو گئی۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ 87 سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے بیٹوں کے بارے میں پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 87 اور 88 سے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بارے میں پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ج۔ صفحہ 88 سے حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بارے میں پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **درج ذیل اشاروں کی مدد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی اولاد کا نام تحریر کریں۔**

سب سے پہلی اولاد	حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا
والدہ حضرت ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا	حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی تیسری صاحب زادی	حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھا
لقب: طاہر اور طیّب	حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
دوہری ہجرت کا اعزاز	حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

(3)خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

1۔درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف)زہرا	(ب)قرآنِ مجید کی تلاوت	(ج)حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	(د)تین بیٹے اور دو بیٹیاں	(ہ)چھے ماہ بعد

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحب زادی ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی بعثت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ محترمہ کا نام حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لقب زہرا اور بتول ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی،جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔

ب۔ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چکی پیسنے کی تکلیف کی وجہ سے کہ ان کے مبارک ہاتھ کو صدمہ پہنچتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں ایک خادمہ مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟فرمایا: جب سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلہ اور 34 مرتبہ اَللہُ اَکبَر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے خادمہ سے بہتر ہے۔اسے تسبیحات فاطمہ کہتے ہیں۔

ج۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کے نام یہ ہیں:

بیٹے: حضرت امام حسن، حسین اور محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بیٹیاں: حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما

د۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو گی۔

ہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے وصال کے تقریباً چھے ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11 ہجری کو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ 91 سے پیرا گراف نمبر 2 پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 91-92 سے (حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے حالات زندگی جیسے، ولادت، بچپن، شادی، اولاد اور وفات وغیرہ) پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ج۔ صفحہ نمبر 91-92 سے (حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے سیرت و کردار جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم سے محبت، کثرت عبادت، تلاوت قرآن مجید کا شغف، تقویٰ کی صفت، مہمان نواز، سادہ مزاج اور حیادار، صابرہ شاکرہ، شوہر کی اطاعت شعار، بہترین ماں، اولاد کی تربیت و پرورش وغیرہ) پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی امتیازی خصوصیات کی فہرست تیار کریں۔**

- سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا امام المتقین، سید المرسلین، خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی نورِ چشم اور قریشی و ہاشمی خاندان کی چشم و چراغ، خاندان نبوت کی پاکیزہ اور خوشبودار کلی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی بیٹیوں میں سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:
- سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا میرے جگر کا ٹکڑا ہیں،
- سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔
- مجھے اپنے اہل و عیال میں سب سے زیادہ محبوب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہیں۔
- میرے بعد سب سے پہلے جو ذات جنت میں داخل ہو گی وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہیں۔
- مجھے اپنے اہل و عیال میں سب سے زیادہ محبوب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہیں۔ (ترمذی شریف)
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم! ہم میں سے کون آپ کو زیادہ محبوب ہے؛ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا یا میں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا مجھے آپ سے زیادہ محبوب ہیں اور آپ میرے نزدیک معزز ہیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

- نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا سرِ اقدس سونگھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا! مجھے آپ سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔
- میرے بعد سب سے پہلے جو ذات جنت میں داخل ہو گی وہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہیں اور میری امت میں ان کی مثال ایسی ہے جیسے مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال بنی اسرائیل میں ہے۔
- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی شادی کے بعد 6 ماہ تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لیے نکلتے اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو۔ (اور پھر یہ سورۃ الاحزاب کی آیت تطہیر پڑھتے)۔ اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔
- سرورِ کونین خاتم النبیین نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیھا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور جس نے اسے راضی رکھا اس نے مجھے راضی رکھا۔
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتہ نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھا) میری امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں۔
- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: بے شک! فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھا) نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرما یا دیا ہے۔
- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھا) اس لیے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اور ان سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ تھلگ کر دیا ہے۔
- ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم جب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو آتے ہوئے دیکھتے تو خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انھیں بوسہ دیتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انھیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں، پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو بوسہ دیتیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

- سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنی چادر بچھائی ہوئی تھی۔اس چادر پر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا، سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما بیٹھ گئے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگادی اور فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔
- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت امام حسن علیہ السلام اور خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے بڑھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔
- حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا میری شاخ ثمر بار ہے، جس سے انھیں خوشی ہوتی ہے، اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے انھیں تکلیف پہنچتی ہے، اس چیز سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔
- حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مجھے براق پر اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو میری سواری عضباء پر بیٹھایا جائے گا۔
- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ (میرے بعد) جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی ہستی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہوں گی۔
- سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک آخرت میں سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا، سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیی عنہ جنت الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہونگے، جس کی چھت عرش الٰہی ہو گا۔
- روایات میں آتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا خود گھر کے سارے کام کاج کیا کرتی تھیں، کھانا پکاتیں تھیں، گھر میں جھاڑو دیتیں اور چکی پیستی تھیں جس سے ان کی رنگت مبارکہ متغیر ہو گئی تھی اور کپڑے بھی گرد آلود ہو جاتے تھے۔ ایک روز کسی خادمہ کی طلب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت اقدس میں تشریف لے گئیں مگر آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو نہ پایا اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے اپنے آنے کا مقصد بیان کر کے چلی آئیں۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم بیت اطہر میں تشریف لائے تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے تشریف لانے کا ذکر خیر کیا۔اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے گھر تشریف لے گئے اور پوچھا: اے میری شہزادی! آپ کسی غرض سے کل میرے پاس گئی تھیں، خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے شرم اور

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

جھجک کے باعث کچھ عرض نہ کر سکیں تو اس موقع پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ! فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی یہ حالت ہے کہ چکی پیستے پیستے ان کے ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے ہیں، مشک بھر بھر کر اٹھانے سے کندھے پر رسی کے نشان پڑ گئے ہیں اور ہر وقت گھر کے کام کاج میں مصروف رہنے سے کپڑے میلے ہو جاتے ہیں۔ کل میں نے ان سے کہا تھا کہ آج کل آپ سرکار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پاس مال غنیمت میں کچھ لونڈیاں آئی ہوئی ہیں، آپ جا کر عرض کرو تا کہ آپ کی مشقت کم ہو سکے۔ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنھا کل یہی عرضی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں۔ یہ سن کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اے میری پیاری بیٹی ! بدر کے شہیدوں کے یتیم، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے پہلے مدد کے حقدار ہیں، ساتھ ہی ارشاد فرمایا: کیا میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو اس سے اچھی بات نہ بتاؤں جو آپ نے مجھ سے طلب کیا ہے، تو سنو ! جب اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد اللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ عمل آپ کے لیے لونڈی اور غلام سے بڑھ کر ثابت ہو گا۔ خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے عرض کیا کہ میں اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے اس حال میں راضی ہوں۔

- خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ایسی عابدہ وزاہدہ خاتون تھیں کہ فرشتے بھی آپ پر درود وسلام بھیجتے تھے۔

حضرت امام حسن علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو دیکھا ہے کہ وہ ساری رات نماز میں مشغول رہتی تھیں، حتیٰ کے صبح طلوع ہو جاتی اور میں نے انہیں مسلمانوں اور مسلمان خواتین کے حق میں بہت زیادہ دعائیں کرتے سنا۔

- جود وسخا، خاندان نبوت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا وہ امتیاز ہے، جس نے فقر واستغنا کا تصور قائم کر کے یہ ثابت کر دیا کہ جو اللہ تعالیٰ کے لیے جیتے اور مرتے ہیں، دنیا کی زیبائش وآسائشیں اور مال ودولت ان کے لیے خاک پا سے بھی کم تر حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ساری رات ایک باغ سینچا اور اجرت میں تھوڑے سے جو حاصل کیے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے ان کا ایک حصہ لے کر آٹا پیسا اور کھانا تیار کیا، عین کھانے کے وقت ایک مسکین نے دروازے پر دستک دی اور کہا میں بھوکا ہوں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے وہ سارا کھانا اسے دے دیا اور پھر باقی اناج میں سے کچھ حصہ پیسا اور کھانا پکایا۔ ابھی کھانا پک کر تیار ہوا ہی تھا کہ ایک یتیم نے دروازہ پر آکر دست سوال دراز کیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے پھر سارا کھانا اس یتیم کو دے دیا، اور ایک مرتبہ پھر باقی اناج پیسا اور کھانا تیار کیا، تو اس مرتبہ ایک مشرک قیدی نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھانا مانگا تو سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے وہ سب کھانا اس مشرک قیدی کو دے دیا۔ غرض اس دن تمام اہل خانہ نے فاقہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کو

ان کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اس گھر کے نفوس قدسیہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ سورۃ الدھر: آیت 8

- ایک مرتبہ قبیلہ بنو سُلیم کا ایک ضعیف آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے اسے دین کے کچھ ضروری احکام و مسائل بتائے اور پھر اس سے پوچھا کہ تیرے پاس گزر بسر کے لیے کچھ مال ہے؟ اس شخص نے کہا: اللہ گواہ ہے کہ میں اپنے قبیلہ کا سب سے مفلوک الحال شخص ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف دیکھا اور فرمایا: آپ میں سے کون اس مسکین کی مدد کرے گا؟
- حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم! میرے پاس ایک اونٹنی ہے جو میں اس کو دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے پھر فرمایا: آپ میں سے کون ہے جو اس کا سر ڈھانک دے۔ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اٹھے اور اپنا عمامہ اتار کر اس اعرابی کے سر پر رکھ دیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو اسکی خوراک کا بندوبست کرے گا؟ چناچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے حکم پر اعرابی کی خوراک کا انتظام کرنے نکلے۔
- قریب کے چند گھروں سے دریافت کیا، لیکن خالی لوٹے تو پھر شہزادی کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے در دولت پر دستک دی۔ پوچھا کون ہے؟ انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا اور التجا کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی شہزادی! اس مسکین کی خوراک کا بندوبست کیجئے۔ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فرمایا کہ اس وقت گھر میں کچھ کھانے کو تو نہیں البتہ یہ میری چادر شمعون یہودی کے پاس لے جائیں اور اس سے کہیں کہ اس کے بدلے کچھ اجناس دے دے۔
- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ چادر لے کر شمعون یہودی کے پاس پہنچے اور اس سے تمام کیفیت بیان کی۔ وہ حیران رہ گیا اور پکار اٹھا، اے سلمان! اللہ رب العزت کی قسم، یہ وہی لوگ ہیں جن کی خبر توریت میں دی گئی ہے۔ گواہ رہنا کہ میں خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے والد بزرگوار محمد الرسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم پر ایمان لے آیا۔
- اس کے بعد کچھ غلہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا اور خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی چادر بھی واپس بھیج دی۔ حضرت سلمان فارسیؓ وہ غلہ اور چادر لے کر خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے پاس پہنچے۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے اپنے ہاتھ سے اناج پیسا اور جلدی سے اعرابی کیلئے کھانا پکا کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس کھانے میں سے کچھ اپنے لیے بھی رکھ لیجئے۔ جس پر خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنھا

نے جواب دیا کہ اے سلمان ! ہم اہل بیت جو چیز اللہ کی راہ میں دے دیں، اس میں سے کچھ واپس نہیں لیتے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے وہ کھانا اعرابی کو دیا اور سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنھا کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کے سر پر اپنا دست شفقت پھیرا، آسمان کی طرف دیکھا اور دعا فرمائی: اے اللہ ! فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا تیری کنیز ہے، اس سے راضی رہنا۔

(4) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) 10	(ب) ابو عبداللہ	(ج) 38	(د) 85 سال کی عمر میں	(ہ) دمشق کا

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ عشرہ کے معنی دس کے ہیں اور مبشرہ کے معنی خوش خبری دیے گئے کے ہیں۔ عشرہ مبشرہ سے مراد وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں، جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کی زندگی ہی میں جنت کی خوش خبری دے دی تھی۔

ب۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اہم کارنامہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں بیت المقدس کی فتح ہے۔

ج۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

د۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو اسحاق تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے خاندان بنو زہرہ سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام وہب اور والدہ کا نام حمنہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی وحی کے ساتویں روز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً تمام غزوات میں حصہ لیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام کی راہ میں سب سے پہلے دشمن کا خون بہانے اور اسلام کا پہلا تیر چلانے کا اعزاز حاصل ہے۔ غزوۂ احد میں درے پر مسلمانوں کی بداحتیاطی کی وجہ سے بھگدڑ مچی اور مجاہدین میدان جنگ میں ادھر ادھر بکھر گئے تو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی حفاظت کا فریضہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انجام دیا۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

ہ۔ صدق وسچائی، پاک دامنی، ایثار وقربانی، ایفائے عہد اور امانت داری حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تھے۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 94،95 سے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک متقی اور پرہیز گار شخص تھے۔ حق گوئی، سخاوت وشجاعت اور سادگی ان کے کردار کے نمایاں وصف تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ان سے مروی احادیث کی تعداد 38 ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ بدر کے سوا تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی زندہ شہید کو دیکھنا چاہتا ہے وہ طلحہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دیکھ لے۔

ب۔ صفحہ نمبر 91 سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام کی راہ میں سب سے پہلے دشمن کا خون بہانے اور اسلام کا پہلا تیر چلانے کا اعزاز حاصل ہے۔ غزوۂ احد میں درے پر مسلمانوں کی بداحتیاطی کی وجہ سے بھگدڑ مچی اور مجاہدین میدان جنگ میں ادھر ادھر بکھر گئے تو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی حفاظت کا فریضہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انجام دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک عظیم جرنیل اور فاتح ومنتظم تھے۔ شجاعت، حق گوئی، سخاوت اور عزم واستقامت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رجل صالح کا نام دیا تھا۔

ج۔ صفحہ نمبر 96 سے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

اہم نکات

السابقون الاولون	بیت المقدس کی فتح	ایک بہترین مبلغ اور معلم
قرآن مجید اور دینی تعلیم کے لیے مراکز کا اجراء	بہترین منتظم	مجاہدین کا سپہ سالار
اسلامی فوجوں کا کمانڈر	نمایاں صفات	

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ معلومات مکمل کریں۔

نام	ولدیت	قبیلہ	پیدائش	وفات
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ابو قحافہ عثمان	قریش کی شاخ بنو تمیم	عام الفیل سے دو سال چھ ماہ بعد	13ہجری
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	خطاب بن نفیل	قریش کی شاخ بنو عدی	583عیسوی	24ہجری
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	عفان بن ابی العاص	قریش کی شاخ بنو امیہ	575عیسوی	35ہجری
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ابو طالب	بنو ہاشم	600عیسوی	40ہجری
حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	عبید اللہ	قریش کی شاخ بنو تمیم	---	40ہجری
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ		قریش کی شاخ بنو اسد		36ہجری
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مالک بن وہب	قریش کی شاخ بنو زہرہ	---	55ہجری
حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	زید بن عمرو	قریش کی شاخ بنو عدی	---	50ہجری
حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	عوف	قریش کی شاخ بنو زہرہ	---	32ہجری
حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	---	قریش کی شاخ بنو فہر	---	18ہجری

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

(5)صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم

1۔درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف)تزکیہ نفس	(ب)حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے	(ج)کراچی میں	(د)طیفور	(ہ)سید الطائفہ

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ تصوف سے مراد نفس کا تزکیہ ہے۔ یعنی اپنے نفس کو برے اخلاق سے پاک صاف کرنا اور اچھے اخلاق سے مزین کرنا۔ تصوف در حقیقت کمالات عالیہ اور فضائل سے متصف ہونے کا نام ہے۔

ب۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ عہد فاروقی میں 21 ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تعلیم حاصل کی۔ جن میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قابل ذکر ہیں۔

ج۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سری سقطی، حضرت حارث محاسبی اور حضرت محمد قصاب سے علوم حاصل کیے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں شیخ ابو بکر شبلی، شیخ ابو محمد عبد اللہ مرتعش اور شیخ ابو محمد ھریری شامل ہیں۔

د۔ عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کے ایک سپہ سالار نے حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کی عباسی خلافت سے اختلاف کی وجہ سے تقریباً 150 ہجری میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قافلے پر حملہ کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کر دیا۔

ہ۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے 17 سال کی عمر میں والدین کے ہمراہ بصرہ کی جانب رخ کیا اور وہیں سکینت اختیار کر لی۔اسی نسبت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ بصری کہلائے۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ 99 سے (حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ) پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 100 سے حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ پڑھیں اور جواب اپنے الفاظ میں لکھیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

ج۔ صفحہ 101 سے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **معلومات مکمل کریں۔**

نام	لقب/کنیت	پیدائش	ولدیت	وفات
حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	ابوسعید	21ہجری	یسار	110ہجری
حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ	الاشتر	98ہجری	محمد نفس زکیہ	150ہجری
حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	ابویزید	---	---	261ہجری
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	ابوالقاسم	215ہجری	---	297ہجری

(5) علماو مفکرین رحمۃ اللہ علیہم

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) صادق	(ب) المؤطا	(ج) نعمان بن ثابت	(د) امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی	(ہ) 17 سال کی عمر میں

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ خاندان نبوت کے چشم وچراغ ہیں۔آپ 17 ربیع الاول سن 80 ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ فقہ جعفریہ کی نسبت آپ ہی کی طرف ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ قرآن و حدیث کے علم کے ساتھ ساتھ دیگر علوم مروجہ میں بھی مہارت رکھتے تھے۔

ب۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سمیت دیگر کئی بلند علمی مقام رکھنے والے لوگ شامل ہیں۔

حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کوفہ کے اہل علم سے علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ بصرہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علما سے بھی علم حاصل کیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی حکومت کے لیے قرآن وسنت کی روشنی میں فقہی قوانین مرتب فرمائے۔ان کی مرتب کردہ قوانین کا نام فقہ حنفی ہے۔

ج۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن شیبانی اور امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہم جیسے ممتاز نام شامل ہیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

د۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، ہشام بن حکم اور جابر بن حیان جیسی نامور شخصیات شامل ہیں۔

ہ۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام مالک بن انس تھا۔آپ 93 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔آپ نہایت بلند اخلاق والے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ حق بات کہتے۔اپنے اصولوں کی خاطر بڑے سے بڑے آدمی کے سامنے بھی نہیں جھکتے تھے۔ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے خواہش کا اظہار کیا کہ شہزادوں امین اور مامون کو حدیث کا سبق پڑھانے کے لیے الگ مخصوص وقت دیا جائے۔امام مالک نے کہا شہزادوں کی خاطر طلبہ کا تعلیمی حرج کرنا ممکن نہیں ہے۔ہاں اگر شہزادے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا سبق پڑھنا چاہتے ہیں تو وہ تمام طلبہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھ جائیں۔چنانچہ خلیفہ ہارون الرشید اور اس کے صاحب زادوں نے بھی عام طلبہ کے ساتھ امام مالک کے درس میں شمولیت کی۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ایک علمی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید حفظ کیا۔اس کے بعد دیگر علوم کے حصول کی طرف متوجہ ہوئے اور علم حدیث میں مہارت حاصل کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی مدینہ منورہ میں گزاری۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے میں علم حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار احادیث یاد تھیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث میں سب سے پہلی کتاب الو مطا کو فقہی انداز میں مرتب کیا۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ 103 سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ 103-104 سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ج۔ صفحہ 104 سے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **معلومات مکمل کریں۔**

نام	لقب	پیدائش	وفات
حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	صادق	17 ربیع الاول 80 ہجری	148 ہجری
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	ابو حنیفہ	80 ہجری	150 ہجری
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ	۔۔	93 ہجری	179 ہجری

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

(6)فاتحین

(حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

1۔درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف)بنو مخزوم سے	(ب)سیف اللہ	(ج)جنگ مؤتہ	(د)حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے	(ہ)شام میں

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا۔

ب۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں منکرین زکوٰۃ اور نبوت کے جھوٹے دعوے دار مسیلمہ کذاب کے فتنوں کو کچل دیا۔

ج۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے موئے مبارک کو اپنی پگڑی میں رکھتے تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی میدان میں اترتے تو وہ ٹوپی سر پر سجاتے تھے۔اور اس کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے۔

د۔ غزوۂ موتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے تین سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم شہید ہوئے۔

ہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جب بیت المقدس فتح ہوا تو اس میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکمت عملی اور تعاون بھی شامل تھا۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ 106 سے پہلے دو پیرا گراف متن پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ 106-107 سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دین اسلام کے لیے خدمات کے بارے میں پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات اور اہم کارنامے

غزوات

ظہور اسلام کے وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خاندانی عہدہ پر ممتاز تھے، اسلام کے بعد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کا یہ اعزاز قائم رکھا، اس سے فتوحات اسلامی میں بڑی مدد ملی، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس طرح قبول اسلام سے پہلے مسلمانوں کے سخت دشمن تھے، اسی طرح اسلام کے بعد وہ مشرکوں کے لیے سخت ترین خطرہ بن گئے، چنانچہ اکثر غزوات میں ان کی تلوار مشرکین کا شیرازہ بکھیرتی رہی۔

غزوۂ موتہ

اسلام لانے کے بعد سب سے پہلے غزوۂ موتہ میں شریک ہوئے، اس کا واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے دعوتِ اسلام کے سلسلہ میں حارث بن عمیر ازدی کے ہاتھ ایک خط شاہ بصری کے پاس بھیجا تھا، یہ بزرگ خط لے کر مقام موتہ تک پہنچے تھے کہ شرجیل ابن عمرو غسانی نے شہید کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم اور عام مسلمانوں پر اس کا سخت اثر ہوا؛ چنانچہ آپ نے اس کے انتقام کے لیے 2 ہزار کی جمعیت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں روانہ کی، اور ہدایت فرمائی کہ اگر زید بن حارثہ شہید ہو تو جعفر طیار ان کی جگہ لیں اور یہ بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ قائم مقامی کریں؛ چنانچہ اسی ترتیب سے تینوں بزرگوں نے میدان جنگ میں جامِ شہادت پیا، آخر میں حضرت خالدؓ بن ولید نے علم سنبھالا، مگر مسلسل تین افسروں کی شہادت سے مسلمانوں کے دل ٹوٹ چکے تھے، اس لیے وہ دوبارہ شکست تو نہ دے سکے، مگر خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جنگی قابلیت سے باقی ماندہ فوج کو بچالائے، اسی جنگ میں خالدؓ بن ولید کے ہاتھ سے 9 تلواریں ٹوٹی تھیں جس کے صلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کو "سیف اللہ" کا معزز لقب عطا فرمایا تھا۔

فتح مکہ

فتح مکہ میں میمنہ کے افسر تھے، لیکن جنگ کی نوبت نہیں آئی، روسائے قریش نے بلا مزاحمت ہتھیار ڈال دیے، صرف چند مشرک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں مارے گئے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت خالدؓ بن ولید کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنا دستہ مکہ کے بالائی حصہ کدا کی جانب سے لے کر آئیں، چنانچہ یہ آرہے تھے، کہ راستہ میں مشرکوں کا ایک جتھا مزاحم ہوا اور پیہم تیر بازی شروع کر دی، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بھی جوابی حملہ کیا، اس میں چند مشرک مارے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ نے باز پرس کی، انھوں نے کہا کہ ابتدا ان ہی کی جانب سے ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا خیر مرضی الٰہی بہتر ہے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

غزوۂ حنین

فتح مکہ کے بعد بنو ثقیف و ہوازن "اوطاس" کے میدان میں جمع ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ بارہ ہزار فوج کے ساتھ مقابلہ کو نکلے، قبیلوں کے لحاظ سے فوج کے مختلف حصے تھے، بنو سلیم کا قبیلہ مقدمۃ الجیش تھا، اس کی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ تھی، چنانچہ اس جنگ میں وہ نہایت شجاعت و شہامت سے لڑے اور بہت سے وار جسم پر کھائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لائے زخموں کو دم کیا اور خالدؓ بن ولید جلد شفایاب ہو گئے۔

طائف

غزوہ حنین کے مشرکوں کی شکست خوردہ فوج بڑھ کر غزوہ طائف کے قلعہ میں بند ہو گئی اور جیسے ہی مسلمان ادھر سے گذرے اس نے قلعہ کے اندر سے تیر برسانا شروع کر دیے، بہت سے مسلمان شہید ہو گئے، مسلمانوں نے بھی مدافعانہ حملہ کیا، اس فوج کا مقدمۃ الجیش بھی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں تھا۔

سریہ نجران

10ھ میں حضرت خالد بن ولید کی سرکردگی میں بنو عبدالمدان بجرانی کی طرف بھیجا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے خاص طور سے ہدایت فرمادی کہ محض اسلام کی دعوت دینا، تلوار نہ اٹھانا، حضرت خالدؓ بن ولید نے اس کی پوری پابندی کی اور میدان جنگ کے سپاہی دفعتہً مبلغ اسلام کے قالب میں آ گئے اور ان کی کوشش سے بنو عبدالمدان نے اسلام قبول کر لیا اور سیف اللہ نے ان کی مذہبی تعلیم و تربیت کے بعد جب یہ لوگ اسلامی مسائل سے واقف ہو گئے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو اطلاع دی، آپ نے سب کو طلب فرمایا؛ چنانچہ یہ لوگ حاضر ہوئے اور دیدار جمال نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم سے فیضیاب ہو کر واپس گئے۔

سریۂ عزیٰ

عزیٰ قریش و کنانہ کا صنم کدہ تھا، جس کی یہ لوگ بڑی عظمت کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے گرانے پر مامور فرمایا، انھوں نے اس کی تعمیل کی۔

مدعیانِ نبوت کا استیصال

عہد صدیقی میں جب مدعیانِ نبوت کا فتنہ اٹھا اور اس کے استیصال کے لیے فوجیں روانہ کیں گئیں تو خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلیحہ کی سرکوبی پر مامور ہوئے، انھوں نے اس کا بہت کامیاب مقابلہ کیا اور اس کے اعوان و انصار کو قتل کیا۔

یمامہ میں شرجیل بن حسنہ مشہور کذاب مسیلمہ سے برسرپیکار تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلیحہ سے فارغ ہو کر ان کی مدد کو آگے بڑھے، راستہ میں مجاعہ ملا اس کے ساتھیوں سے مقابلہ ہوا، ان کو شکست دے کر مجاعہ کو گرفتار کر کے یمامہ پہنچے اور مسیلمہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

مرتدین کی سرکوبی

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدعیان نبوت کی مہم سے فارغ ہو کر منکرین زکوۃ اور مرتدین کی طرف بڑھے اور سب سے پہلے اسد و غطفان سے نبرد آزما ہوئے، ان میں کچھ جان سے مارے گئے اور کچھ گرفتار ہوئے، جو باقی بچے وہ تائب ہو گئے۔

بیت المقدس کی فتح

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جب بیت المقدس فتح ہوا تو اس میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکمت عملی اور تعاون بھی شامل تھا۔

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات ور عصر حاضر کے تقاضے

(1) انسانی زندگی میں ماحول کی اہمیت

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) طہارت و پاکیزگی کو	(ب) گدھے کی آواز سے	(ج) صوتی آلودگی	(د) آکسیجن	(ہ) درخت لگانا

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ ماحول کے لفظی معنی ارد گرد کے ہیں۔ ہر وہ چیز جو ہمارے ارد گرد موجود ہے، ہمارے ماحول کا حصہ ہے جیسے فضا، پانی، درخت، پودے اور حیوان وغیرہ۔ یہ سب چیزیں مل کر ماحول بناتی ہیں۔

ب۔ آلودگی دراصل گندگی کا نتیجہ ہے۔ جب ماحول میں ایسی چیزیں داخل ہو جائیں جس سے انسان اور دوسرے جان داروں پر منفی اثرات مرتب ہوں، اسے ماحولیاتی آلودگی کہتے ہیں۔ جیسے فضائی آلودگی، آبی آلودگی، صوتی آلودگی وغیرہ۔

ج۔ کسی بھی انسان کی کی شخصیت کو نکھارنے اور صحت مند زندگی گزارنے کے لیے صفائی بہت اہم ہے۔ اگر فرد صفائی ستھرائی کا خیال نہ رکھے تو بیمار ہونے لگتا ہے بلکہ اپنے آپ سے بھی اکتاہٹ محسوس کرتا ہے۔ صاف نہ رہنے کی صورت میں فرد کی سماجی زندگی متاثر ہونے کا خطرہ بھی کافی حد تک بڑھ جاتا ہے کیونکہ لوگ عموماً ناپاک یا بدبودار شخص سے کترانے لگتے ہیں۔ اچھا اور صاف ستھرا ماحول انسانی زندگی کے لیے بے حد ضروری ہے۔ صاف ستھرا رہنے سے انسان بیماریوں کے جراثیم سے محفوظ رہتا ہے، دُھلا ہوا لباس جسم کی حفاظت کرتا ہے اور بیرونی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ''صفائی نصف ایمان ہے''۔

د۔ ماحول انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ انسانی زندگی میں ماحول کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اگر ماحول صاف ستھرا ہو تو انسان کی طبیعت تروتازہ اور خوش گوار رہتی ہے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

وبائی امراض کے دوران اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ اگر کسی جگہ پر بیماری پھیلی ہو تو اس جگہ پر نہ جائیں اور اگر آپ اس جگہ پر موجود ہیں تو متاثرہ علاقے سے باہر نکل کر دوسرے لوگوں کے لیے خطرے کا باعث نہ بنیں۔

ہ۔ ندی نالوں میں کوڑا کرکٹ اور گھروں کا استعمال شدہ گندا پانی، فیکٹریوں اور کارخانوں سے خارج ہونے والا زہریلا پانی، پانی کے ذخائر کو آلودہ کرتا ہے۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ 109 سے (آلودگی کی اقسام) پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔ ان اقسام کی وضاحت اگلے صفحے 106 پر موجود ہے۔

ب۔ صفحہ 110 سے (درخت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں۔۔۔۔۔تا آخر) پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **شجر کاری سے متعلق ایک حدیث مع ترجمہ تلاش کریں اور ایک چارٹ پر خوش خط لکھیں۔**

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ قَامَتْ عَلَى أَحَدِكُمُ الْقِيَامَةُ وَفِي يَدِهِ فَسِيلَةٌ، فَلْيَغْرِسْهَا

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی پر قیامت قائم ہو جائے اور اس کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو، تب بھی اسے چاہئے کہ اسے گاڑ دے۔ (مسند احمد: **12902**)

☆ **پانی کے ضیاع سے بچنے کے طریقے**

پانی کی کمی، ایک عالمی مسئلہ

پاکستان سمیت دنیا بھر کے بیشتر ممالک کو پانی کی قلت کا سامنا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کے ایک چوتھائی ممالک پانی کی کمی کا شکار ہیں۔ یہ ایک ایسا عالمی مسئلہ ہے، جس کی جانب گزشتہ کئی برسوں سے ماہرین توجہ مبذول کروا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق 2030ء تک دنیا بھر میں پانی کی طلب میں 40 فیصد اضافہ کا امکان ہے۔ پاکستان کے حوالے سے تو یہاں تک پیشن گوئی کی جا رہی ہے کہ اگر موجودہ صورتحال برقرار رہی تو پاکستان 2025ء تک قحط سالی کا شکار ہو جائے گا۔

اس حوالے سے ملک میں جہاں ایک سے زائد بڑے ڈیمز کی تعمیر وقت کی اشد ضرورت ہے، وہیں گھریلو اور صنعتی سطح پر پانی کی بچت بھی بے حد ضروری ہے لیکن ہم اس کے برعکس پانی کا بے جا ضیاع کرتے ہیں اور اس حوالے سے کبھی خود کو مورد الزام

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

نہیں ٹھہراتے یا شاید ہمیں احساس ہی نہیں کہ ہم قدرت کی عطا کردہ اس بیش بہا نعمت کو ضائع کر رہے ہیں۔اس حوالے سے ہر عمر کے افراد پر بنیادی اور اخلاقی ذمہ دار عائد ہوتی ہے۔

برتنوں کی دھلائی

گھروں میں برتن صاف کرتے اور صابن لگاتے وقت اکثر نل کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے کافی پانی ضائع ہوتا ہے۔ برتنوں کی صفائی یا مانجھتے وقت نل بند رکھیں اور اسے صرف تب ہی کھولیں جب انھیں دھونا ہو۔اس طرح آپ روزانہ کی بنیاد پر کئی لیٹر پانی بچا سکتے ہیں۔

شاور

ایک رپورٹ کے مطابق، عام شاور لینے کے دوران ایک منٹ میں 5 سے 7 گیلن پانی خرچ ہو جاتا ہے، جب کہ بیشتر افراد کو دیر تک شاور لینے کی عادت ہوتی ہے، جس کے باعث کئی گیلن پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا پانی کی بچت کرنے کے لیے شاور کا دورانیہ مختصر کر دیں۔اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں شاور کا دورانیہ 5 سے 7 منٹ مقرر کیا گیا ہے۔

آج کل مارکیٹ میں واٹر سیونگ شاور دستیاب ہیں جو کہ قدرے مہنگے ہوتے ہیں لیکن ان شاور میں پانی کا بہاؤ کم ہوتا ہے۔اگر آپ یہ شاور اپنے باتھ روم میں نصب کر دیں تو کم از کم ایک منٹ میں تین گیلن پانی بچایا جا سکتا ہے۔اس کے علاوہ غسل کے لیے شاور کے بجائے عام بالٹی کا استعمال بھی آپ کو روزانہ کی بنیادوں پر کئی گیلن پانی بچانے میں مدد دے سکتا ہے۔

دانت کی صفائی اور شیونگ

دانت کی صفائی کے دوران اکثر لوگ پانی کا نلکا کھلا چھوڑ دیتے ہیں جو پانی کے ضیاع کا سبب بنتا ہے۔اس عمل میں پانی کے استعمال کا خاص خیال رکھیں، مثلاً برش کرتے وقت نلکا کھلا رکھنے کے بجائے، گلاس میں پانی بھر کر استعمال کریں۔اسی طرح شیونگ کے دوران، ریزر کرتے وقت کسی کپ میں پانی بھر لیں، یہ چھوٹی چھوٹی احتیاط دن بھر میں 6 لیٹر پانی کی بچت کا باعث بن جائے گی۔

ٹوائلٹ ٹینک

ٹوائلٹ ٹینک کی لیکیج روزمرہ بنیادوں پر کئی کئی گیلن پانی کے ضیاع کا سبب بنتی ہے۔ لیکیج کا پتہ لگانے کے لیے اپنے ٹوائلٹ ٹینک میں چند قطرے کلر کے ڈالیں۔اگر کلر پھولے بغیر ٹینک کی سطح پر ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے تو سمجھ جائیں کہ آپ کا ٹوائلٹ ٹینک روزانہ کم از کم 100 گیلن پانی ضائع کرنے کا سبب بن رہا ہے۔

باغیچہ میں پانی دینا

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

مشرقی ممالک میں گھروں میں استعمال ہونے والا تمام پانی گٹر میں جاتا ہے جو کہ ضائع ہو جاتا ہے۔ ہمارے یہاں عمارتوں کا نقشہ بناتے ہوئے اس بات پر توجہ نہیں دی جاتی کہ صاف پانی کا مناسب اور دوبارہ استعمال یقینی بنایا جائے۔ مثال کے طور پر کچن کا پانی، غسل کا پانی، کپڑے دھونے کا پانی، گیراج کا پانی وغیرہ مناسب منصوبہ بندی کے ساتھ گھاس یا باغیچے کو پانی دینے کے کام آسکتا ہے۔

دوسری جانب ہم پودوں کو عام طور پر پائپ سے پانی دیتے ہیں مگر اس سے ایک گھنٹے میں کم از کم ایک ہزار گیلن پانی استعمال ہو جاتا ہے۔ اس کے بجائے پودوں پر پانی کا چھڑکاؤ کرنے یا انھیں پانی دینے کے لیے واٹر کین کا استعمال کریں۔ یہ عمل بھی پانی کی بچت کرے گا۔

نلوں اور پائپس کی لیکیج

پانی ضائع ہونے سے بچانے کے لیے نلوں اور پائپس کی لیکیج کی طرف دھیان دینا بھی ضروری ہے۔ لیکیج 24 گھنٹے پانی کے ضیاع کا سبب بنتا ہے، لہٰذا جیسے ہی کہیں کوئی لیکیج دیکھیں تو کسی پلمبر کی خدمات حاصل کر کے جلد از جلد مرمت کروالیں تاکہ پانی ضائع ہونے سے بچ جائے۔

بارش کا پانی محفوظ کریں

بیرونی ممالک میں گھروں کی تعمیر کے دوران بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے پر کام کیا جاتا ہے۔ اس سسٹم کو انگریزی میں رین واٹر ہارویسٹنگ سسٹم کہا جاتا ہے، جس کے تحت چھت پر بنے ٹینک میں بارش کا تمام پانی جمع ہو جاتا ہے، جو بعد میں کپڑے دھونے، باغبانی یا پھر ٹوائلٹ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

(2) جانوروں کی اہمیت اور ان کے حقوق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) اونٹ نے	(ب) حق زندگی	(ج) ایک پیاسے کتے کو	(د) داغا	(ہ) بکری

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ پالتو جانور ایسے جانور کو کہا جاتا ہے جس کو انسان اپنی ضرورت، صحبت یا حفاظت کے لیے پالتا ہے۔ پالتو جانور میں مویشی شامل ہوتے ہیں جن کو پالنے کی بنیادی وجہ گوشت، دودھ، کھال اور اون وغیرہ جیسی ضروریات زندگی حاصل کرنا ہے۔ جیسے گائے، بھینس، بکری، بھیڑ وغیرہ۔ مرغیاں اور بطخیں بھی پالی جاتی ہیں، جن سے انڈے اور گوشت حاصل ہوتا ہے۔ کچھ پالتو جانور بار برداری کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے گھوڑا، گدھا، بیل، اونٹ وغیرہ۔ ان کے علاوہ مشہور پالتو جانوروں میں کتا، بلی، طوطا اور کبوتر جیسے جانور اور پرندے شامل ہیں۔

جانوروں سے ہمیں خوراک ملتی ہے۔ جانور بار برداری کے کام آتے ہیں۔

ب۔ ضرر رساں جانور: کیڑے مکوڑے، سانپ، بچھو، بیمار جانور، جنگلی جانور اور پرندے۔

مفید جانور: گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، مرغیاں اور بطخیں، گھوڑا، گدھا، بیل، اونٹ وغیرہ۔

ج۔ جانور کو ذبح کرتے وقت ذبح کرنے کے لیے جو سامان درکار ہے، اسے پہلے سے تیار کر لیا جائے، چھری کند نہ ہو، اسے تیز کر لیا جائے تاکہ ذبح کے وقت جانور کو تکلیف نہ ہو۔ ذبح کرنے سے پہلے جانور کو کھانا کھلا دیا جائے، پانی پلا دیا جائے۔ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کیا جائے۔ جانور کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ لٹا کر سبت طریقے سے ذبح کیا جائے۔

جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان کا خیال رکھنا بڑا اجر و ثواب کا کام ہے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

د۔

> بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کی مغفرت صرف اس وجہ سے ہوئی کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو کنوئیں سے پانی نکال کر پلایا تھا۔ (صحیح مسلم:5860)

ہ۔ جانوروں کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ انھیں وقت پر خوراک دی جائے۔ براہ راست تیز دھوپ آپ کے جانور یا پرندے کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس لئے سایہ دار جگہ کا اہتمام بہت ضروری ہے۔ جانور ہوں یا پرندے انھیں ایسی جگہ رکھیں جہاں ہوا کا گزر ہو اور مناسب روشنی ہو۔ جانور حساس ہوتے ہیں اور مختلف بیماریاں ان پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اس لیے ان سے بچاؤ کے لیے جانوروں کو ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ 112، 113 سے سیرت طیبہ سے جانوروں سے حسن سلوک کے واقعات پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ پالتو جانور ایسے جانور کو کہا جاتا ہے جس کو انسان اپنی ضرورت، صحبت یا حفاظت کے لیے پالتا ہے۔ پالتو جانور میں مویشی شامل ہوتے ہیں جن کو پالنے کی بنیادی وجہ گوشت، دودھ، کھال اور اون وغیرہ جیسی ضروریات زندگی حاصل کرنا ہے۔ جیسے گائے، بھینس، بکری، بھیڑ وغیرہ۔ مرغیاں اور بطخیں بھی پالی جاتی ہیں، جن سے انڈے اور گوشت حاصل ہوتا ہے۔ کچھ پالتو جانور بار برداری کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے گھوڑا، گدھا، بیل، اونٹ وغیرہ۔ ان کے علاوہ مشہور پالتو جانوروں میں کتا، بلی، طوطا اور کبوتر جیسے جانور اور پرندے شامل ہیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **ان جانوروں کی فہرست بنائیں جن کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔**

قرآن شریف کی دو سو آیات ایسی ہیں جن میں حیوانات کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ علما بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں 35 جانوروں کا ذکر فرمایا ہے اور ان کے نام بھی موجود ہیں۔ ان میں مختلف نوع کے جان دار شامل ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے، رینگتے اور ہوا میں اڑتے ہیں۔ یہ کہہ لیں کہ قرآن میں مذکور ان حیوانات میں چوپائے، پرندے اور حشرات شامل ہیں۔ جن جانوروں کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا ہے وہ یہ ہیں۔

☆ چونٹیاں: انکا ذکر قرآن میں عقلمند اور محنتی کے الفاظ میں اس طرح کیا گیا ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السّلام کی فوج جنگل سے گزر رہی ہوتی ہے تو ایک چیونٹی اپنی باقی ساتھیوں سے اپنے اپنے بلوں میں چھپ جانے کو کہتی ہے۔ اس کو خطرہ ہوتا ہے کہ وہ فوج کے پاؤں تلے کچلی جائیں گی۔ اس واقعے کے ذکر سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ چیونٹیاں عقلمند ہوتی ہیں۔

☆ بندر: اللہ نے بندروں کی مثال میں اپنے غصّے کا اظہار کرتے ہوئے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے جب اللہ نے ایک یہودیوں کی قوم کو بندر بنا دیا تھا ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے۔

☆ شہد کی مکھیاں: ان کا ذکر انسانوں کے فائدے کے لیے کیا گیا ہے کہ کیسے اللہ نے ایک مکھی کو بنایا جو محنت سے شہد بناتی ہے مختلف رنگوں کا اور شہد میں انسانوں کے لیے شفا ہے۔

☆ پرندے: ان کے ذکر میں اللہ نے اپنی تخلیق بیان کی ہے کہ کیسے اس کی قدرت کی وجہ سے پرندے ہواؤں میں اڑتے پھرتے ہیں اور ان کو کیا چیز سنبھالے ہوئے ہے اللہ کے سوا۔ ان کو دیکھ کر انسان نے جہاز بنانا سیکھا۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

☆ اونٹ :اونٹ اللہ کی وہ خاص مخلوق ہے جس کا ذکر خصوصی طور پر کیا گیا ہے کیوں کہ اس میں اللہ نے بہت سی خصوصیات رکھی ہیں۔اونٹ کی آنکھوں میں تین پلکوں کی تہیں ہوتی ہیں جو کسی بھی ریت کے ذرّات کو آنکھوں میں جانے سے روکتی ہے، یہ اپنی پیٹھ میں بہت دنوں تک کے لیے پانی جمع کر لیتا ہے کیوں کہ اس کے کوہان میں چربی ہوتی ہے جو پانی جذب کر لیتی ہے۔اس کے پاؤں بھی اللہ نے خاص مٹی میں چلنے کے لیا بنائے ہیں جو مٹی میں دھنستے نہیں ہیں اس لیے یہ ایک صحرائی جانور ہے۔

☆ گائیں :گائے انسانوں کے لئے فائدہ مند ہے کیوں کے یہ دودھ، دہی، گوشت میسر کرتی ہے۔

☆ بھیڑ :بھیڑ بھی انسانوں کو گوشت اور اون مہیا کرتی ہے اور اس کا ذکر اس واقعہ میں کیا گیا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو ذبح کرنے لگے تو اللہ نے ان کی جگہ ایک بھیڑ بھیج دیا۔

☆ کتا :کتا انسانوں کا دوست ہوتا ہے اور وہ ان کی مویشیوں اور گھر کی حفاظت کرتا ہے۔

☆ گدھا :گدھے کی آواز کو سب سے زیادہ خراب آواز کہا گیا ہے اور انسانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ گدھے کی آواز کی طرح زور زور سے مت چلاؤ۔

☆ ہاتھی :ہاتھی کو اللہ نے طاقتور جانور کہا ہے مگر اللہ کے غصّے کے آگے کسی کی طاقت اہمیت نہیں رکھتی جیسے کے اللہ نے ہاتھی والی قوم کو تباہ کر دیا تھا۔

☆ مکھی :مکھی ایک چھوٹی سی مخلوق ہے مگر اللہ قرآن میں کہتے ہیں کہ کسی کی ہمّت نہیں کہ وہ ایک مکھی ہی بنادے اور اس میں جان ڈال کر دکھادے۔

☆ مینڈک :مینڈک اللہ نے ایک قوم پر عذاب کی صورت میں نازل کیا تھے۔

☆ ہدہد :ہدہد وہ پرندہ ہے جس کی عقلمندی کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السّلام کے خاص وزیروں میں سے تھا۔

☆ گھوڑے اور گدھے :یہ انسانوں کی سواری کے لیے اللہ نے بنائے ہیں۔

☆ شیر :شیر کو اللہ نے قرآن میں ایک خطرناک جانور کہا ہے۔

☆ جھینگر :جھینگر کی مثال اس طرح دی گئی ہے کہ یہ ہمیشہ بہت تعداد میں ہوتے ہیں اور قیامت کے دن انسان جھینگروں کی طرح اللہ کے حضور پیش ہوں گے یعنی اتنی تعداد میں۔

☆ مچھر :مچھر ایک چھوٹا سا کیڑا ہے مگر یہ بہت سی بیماریاں پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔

☆ بٹیر :بٹیر انسانوں کے کھانے کے لیے فائدہ مند پرندہ ہے۔

☆ کوّا :کوّا ایک چالاک جانور ہے جس نے انسان کو سکھایا کہ کس طرح اپنے مردے زمین میں دفن کرو۔

☆ سانپ :حضرت موسٰی علیہ السّلام نے جب اپنا عصا زمین میں پھینکا تو وہ ایک سانپ بن گیا۔

☆ مکڑی :مکڑی کا گھر سب سے نازک ہوتا ہے مگر وہ بہت محنت سے جالا بناتی ہے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

☆ سور : سور ایک گندا جانور ہے جس کو کھانا حرام ہے۔

☆ دیمک : دیمک کا ذکر اس واقعے کے لحاظ سے کیا گیا ہے جب حضرت سلیمان علیہ السّلام جنوں سے کام کرا رہے تھے اور ان کا انتقال ہو گیا مگر جنوں کو کافی عرصے بعد اس وقت پتا چلا جب دیمک نے حضرت سلیمان علیہ السّلام کا عصا جس سے وہ کھڑے تھے کھا لیا اور وہ گر پڑے۔

☆ وہیل مچھلی : وہیل مچھلی نے حضرت یونس علیہ السّلام کو چالیس دن اپنے پیٹ میں رکھا تھا۔

☆ بھیڑیا : بھیڑیے کو ایک خطرناک جانور کہا گیا ہے۔

☆ **جانوروں کے حقوق کے بارے میں دو مستند احادیث مبارکہ تلاش کریں۔**

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَه فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَه.

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو باتیں یاد رکھی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، سو جب تم کسی شے کا شکار کرو تو اُسے احسن طریقہ سے شکار کرو اور جب تم ذبح کرو تو احسن طریقہ سے ذبح کرو، تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔'' (صحیح مسلم: 1548)

عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ رضی الله عنه عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوْبَ فَرَأَى غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ أَنَسٌ: نَهَى النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

''حضرت ہشام بن زیاد کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اُس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔' (صحیح بخاری: 2100)